✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۔ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا (الاحزاب:71-72)

اے خدا دل کو مرے مزرعِ تقویٰ کر دیں
ہوں اگر بد بھی تو تُو بھی مجھے اچھا کر دیں

معزز سامعین! مجھے آج آپ حاضرین کے سامنے قولِ سدید کے حوالے سے کچھ عرض کرنا ہے۔ یہ الفاظ سورۃ احزاب کی آیت 71 میں بیان ہوئے ہیں جس کو آیت 72 کے ساتھ پڑھا جائے تو ترجمہ یوں ہو گا۔

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔“

یہ دو آیات جن کی تلاوت مَیں اوپر کر آیا ہوں اُن چار آیات میں شامل ہیں جو خطبہ نکاح میں تلاوت کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن دو آیات میں قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا کو تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ باندھا ہے اور صاف اور سیدھی بات کرنے کا حکم دینے کے بعد اِس کے نتائج کا ذکر یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ کے الفاظ میں فرمایا ہے کہ اگر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے صاف سیدھی بات کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ قول سدید اختیار کرنے پر اِن دو انعامات کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ ہم میں سے جو بھی اللہ کے احکام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور فرمودات پر عمل پیرا ہو گا اُسے کامیاب ہونے اور رہنے کی ضمانت دی جاتی ہے۔

پیارے بھائیو! اس اہم اور ضروری مضمون میں آگے بڑھنے سے قبل قولِ سدید کے لغوی معنوں کو جاننا ضروری ہے۔ قولِ سدید اور صدق یعنی سچائی میں کیا فرق ہے۔ صدق کے معنی سچائی یا حقیقت کے ہیں جبکہ سَدِیۡد کے اردو معانی مضبوط، مُحکم، درست اور ٹھیک کے ہیں جبکہ سدید، سَدَدُ الرَّمۡحِ سے ہے جس کے معنی ہیں نیزے کو سیدھا کرنا۔ یعنی سدید بات جو نیزے کی طرح درست ہو۔ اِس میں ذرا بھر کجی اور ٹیڑھا پن نہ ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اِس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ ”صاف سیدھی بات کیا کرو“۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اِس کا ترجمہ کیا ہے ”وہ بات کہو جو پیچیدہ نہ ہو بلکہ سچی ہو“۔ سورۃ النساء آیت 10 میں قَوۡلًا سَدِیۡدًا کے تحت حضورؓ لکھتے ہیں کہ ”ایسی سچی بات جس میں کوئی فریب یا اخفاء نہ ہو“۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ ”سیدھی سادی تحقیقی بات کہو“۔ اور حضرت میر محمد اسحاقؓ صاحب نے لفظی ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”کھوبات مضبوط“۔

اور حضرت مسیح موعودؑ نے یہ ترجمہ فرمایا کہ ”وہ باتیں کیا کرو جو سچی اور حق اور حکمت پر مبنی ہوں“ (ست بچن)

کسی نے قولِ سدید سے وہ کلام مراد لیا ہے

”جو عین مطابق حقیقت ہو۔ جو واقعاتی تجزیہ پر مبنی ہو۔ جو ٹھوس دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے۔ وہ بات اصل حقیقت سے کچھ بھی اِدھر یا اُدھر ہٹی ہوئی نہ ہو۔“

قولِ سدید اختیار کرنے کی ایک دُعا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ سَدِّدۡ لِسَانِیۡ

(سنن ابن ماجہ حدیث 3830)

کہ اے اللہ! میری زبان کو قولِ سدید کی توفیق دے۔
اوپر بیان ہونے والے تراجم اور آنحضورؐ کی اس دُعا سے قولِ سدید کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام قولِ سدید کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قولِ سدید یہ ہے کہ
"وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سرِ مُو دخل نہ ہو۔"
(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 209-210 حاشیہ نمبر 11)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ قولِ سدید کی تشریح میں فرماتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے اور یہ قولِ سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح جو مرد اور عورت کے بندھن کا اسلامی اعلان ہے اور آئندہ نسل کے جاری ہونے کا ایک سلسلہ ہے، اس میں ان آیات کو شامل فرمایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث 1892)۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کا دائرہ صرف گھر تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے معاشرے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس سے معاشرے میں فساد بھی پیدا کیا جاسکتا ہے اور امن اور سلامتی بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔ پس اس پر جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے اُس طرح عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔
اللہ تعالیٰ پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ تمہاری تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کی کوشش، اور قولِ سدید کی جزئیات پر قائم رہنے کی کوشش تمہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ سچائی کے اختیار کرنے سے تمہارے سے پھر نیک اعمال ہی سرزد ہوں گے۔
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قولِ سدید کی وجہ سے تم لغو باتوں سے بھی پرہیز کرنے والے بن جاؤ گے۔ لغویات سے پرہیز بذاتِ خود پھر نیک اعمال کی طرف لے جاتا ہے۔ بُرائیوں سے دور کرتا ہے۔ ایک بڑی مشہور حدیث ہے۔ ہم اکثر سنتے ہیں۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ "آج تم یہ عہد کرلو کہ تم نے ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولنا" اگر اس پر عمل کرتے رہے تو فائدہ ہوگا۔ تمہاری بُرائیاں چھٹ جائیں گی۔ تو اس نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی تمام چھوٹی بڑی بُرائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا پالیا۔ (التفسیر الکبیر لامام رازیؒ جزء 16 صفحہ 176 تفسیر سورۃ التوبۃ زیر آیت نمبر 119)"

(خطبہ جمعہ 21 جون 2013ء)
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی ایک خطبہ میں اِس طرف توجہ دلائی تھی کہ بعض لوگ کسی کے منہ پر کوئی ایسی بات کر دیتے ہیں جو سچی تو ہوتی ہے مگر موقع محل پر نہیں ہوتی اور بڑے فخر سے اس امر کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ مَیں نے تو سچی بات اُس کے منہ پر کر دی تھی اور اِس سے لڑائی جھگڑا ہوتا ہے یا لڑائی جھگڑا میں اضافہ ہوتا ہے۔
سامعین! مجھے چونکہ بڑے شہروں میں خدمت بجالانے کی توفیق ملتی رہی ہے اس لئے ایسے بے شمار واقعات سننے کو ملتے رہے جو نکاح یا شادی کے موقع پر ہوتے ہیں جو خاندانوں میں دڑاریں ڈالنے کا مُوجب ہوتے ہیں اور بعض ایسے خوش کن واقعات بھی سننے کو ملتے رہے جو ہمارے لئے نمونہ ہوتے ہیں۔ جیسے ایک پڑھی لکھی ڈبل پی ایچ ڈی بچی کا رشتہ آیا۔ والد نے بچی سے پوچھا۔ بیٹی! لڑکا پڑھا لکھا اور شریف النفس ہے اور خاندان بھی جماعت کی خدمت کرنے والا ہے۔ لیکن لڑکے کی ٹانگ میں ذرا پیدائشی نقص ہے۔ کیا تم اس سے شادی کرنا پسند کرو گی۔ اس سعادت مند لڑکی نے جواباً اپنے والد کو کہا کہ اگر آپ کو پسند ہے تو مَیں راضی ہوں جہاں تک ٹانگ میں نقص کا تعلق ہے وہ تو شادی کے بعد بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ اُدھر لڑکے کی والدہ نے بھی قولِ سدید سے کام لیتے ہوئے تعارف میں ہی بتادیا تھا کہ میرے لڑکے کی ٹانگ میں پیدائشی طور پر نقص ہے گو چلتے ہوئے محسوس نہیں ہوتا۔
ہمارا ایشائی معاشرہ سچ اور جھوٹ کی ملونی سے بہت مجروح ہے۔ قولِ سدید سے متعلق کئی واقعات، کہاوتیں سبق دینے کے لئے معاشرہ میں مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک بچی ہکلاتی تھی۔ اُس کے رشتہ پر ماں باپ نے اُسے کہا کہ آپ نے بولنا نہیں ہے۔ وہ سارا وقت خاموش رہی اور آخر پر اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر بولی کہ امی! مَیں تو نہیں توئی یعنی کُوئی۔ لوگ گونگی بچیوں کو دھوکے سے بیاہ دیتے ہیں۔ لاہور میں میرے بعض غیر از جماعت حضرات سے تعلقات تھے۔ ایک دفعہ شادی بیاہ کے موقع پر قولِ سدید پر بات شروع ہوگئی تو ایک غیر از جماعت صحافی دوست نے ایک واقعہ مبنی بر حقیقت سنایا کہ لڑکے والوں نے اپنے بچے کے کاروبار کا ذکر کرتے ہوئے لڑکی والوں

سے کہا کہ اُس کی ٹمبر کی دکان ہے۔ جب لڑکی والے دیکھنے گئے تو وہ گھنٹہ گھر فیصل آباد پر مسواکیں لگا کر بیٹھا تھا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے رشتہ کی تلاش کے وقت تقویٰ کی نصیحت کے ساتھ قولِ سدید کی تلقین فرمائی اور ساتھ اِس کے نتائج اور انعامات کا ذکر بھی کیا۔

سامعین! قَوْلًا سَدِيدًا کے الفاظ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دو دفعہ استعمال فرمائے ہیں۔ ایک تو سورۃ الاحزاب میں جس کا ذکر مَیں اوپر کر آیا ہوں۔ دوسرا ذکر سورۃ النساء آیت 10 میں ملتا ہے۔ جس میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو اپنی اولاد کے بارے میں یہ سوچیں کہ اُن کی وفات کے بعد اولاد کا کیا بنے گا وہ کمزور رہ گئے ہیں یا کمزور رہ جائیں گے۔ انہیں چاہئے کہ وہ یتیموں کے متعلق سوچیں فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا کہ وہ اللہ سے ڈریں اور صاف سیدھی بات کریں۔ یعنی قرآن میں دونوں جگہ تقویٰ اختیار کرنے کے بعد صاف سیدھی بات کرنے کا ذکر ہے۔

جھوٹ ایک لعنت ہے جس کے نتائج بھی اچھے نہیں ہوتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے دربارِ رسولؐ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضورؐ! مَیں بہت سی بُرائیوں میں مبتلا ہوں۔ مَیں چوری بھی کرتا ہوں، مَیں شراب بھی پیتا ہوں اور مَیں زنا بھی کرلیتا ہوں۔ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ ترک کردو۔ وہ جھوٹ چھوڑنے کا عہد کر کے دربارِ رسولؐ سے روانہ ہوا۔ اُسی رات اُس شخص کو چوری کی عادت نے اُسے مجبور کیا تو یہ سوچ کر رُک گیا کہ اگر چوری کی تو یہ گناہ ہو گا اور اگر چوری کرنے کے بعد حضورؐ نے پوچھا تو اگر مَیں نے کہا نہیں کی تو یہ جھوٹ ہوگا۔ اِسی طرح اُس شخص نے شراب پینے یا زنا کرنے پر سوچا تو آہستہ آہستہ اُس کی تمام بُرائیاں جاتی رہیں اور جھوٹ بولنا بھی چھوڑ دیا۔ پس جھوٹ تمام گناہوں کا سردار ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے اور سچ بالخصوص قولِ سدید کو اپنانا چاہئے تا ہماری ترقیات کے راستے وا ہوتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور لقا کے راستے آسان ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اِسی امر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

" ایک اور مسئلہ جو آج کل عائلی مسئلہ رہتا ہے اور روزانہ کوئی نہ کوئی اس بارہ میں توجہ دلائی جاتی ہے بچیوں کی طرف سے کہ سسرال یا خاوند کی طرف سے ظلم یا زیادتی برداشت کر رہی ہیں۔ بعض دفعہ لڑکی کو لڑکے کے حالات نہیں بتائے جاتے یا ایسے غیر واضح اور ڈھکے چھپے الفاظ میں بتایا جاتا ہے کہ لڑکی یا لڑکی کے والدین اس کو معمولی چیز سمجھتے ہیں لیکن جب آپ بیچ میں جائیں تو ایسی بھیانک صورتحال ہوتی ہے کہ خوف آتا ہے۔ یہ بھی بات سامنے آئی ہے کہ بعض صورتوں میں جب اس قسم کی زیادتیاں ہوتی ہیں، جب لڑکی کے بحیثیت بہو اختیارات اس کے پاس آتے ہیں تو پھر وہ ساس پر بھی زیادتیاں کر جاتی ہے اور اس پر ظلم شروع کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ ایک شیطانی چکر ہے جو ایسے خاندانوں میں جو تقویٰ سے کام نہیں لیتے جاری رہتا ہے۔ حالانکہ نکاح کے وقت جب ایجاب و قبول ہوتا ہے، تقویٰ اور قول سدید کے ذکر والی آیات پڑھ کر اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ ایسا جنت نظیر معاشرہ قائم کرو اور ایسا ماحول پیدا کرو کہ غیر بھی تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں۔ لیکن گو چند مثالیں ہی ہوں گی جماعت میں لیکن بہر حال دکھ اور تکلیف دہ مثالیں ہیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہر بات سے پہلے، ہر کام سے پہلے سوچ کہ اس کا انجام کیا ہو گا اور جو کام تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ خیال ہوتا ہے زیادتی کرنے والوں کا کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ہم گھر میں بیٹھے کسی کی لڑکی پر جو مرضی ظلم کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ تو پھر اگر یہ خیال دل میں رہے کہ اللہ تعالیٰ اگر دیکھ رہا ہے اور اللہ کو اس کی خبر ہے تو حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) فرماتے ہیں کہ ان بُرائیوں سے بچا جاسکتا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 18 جولائی 2003ء)

شادی کے وقت تلخی کی ایک وجہ سچائی کا نہ ہونا کے ضمن میں ایک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

" اللہ تعالیٰ کے بندے اور الٰہی جماعتیں جو ہیں انہوں نے تو اونچائی کی طرف جانا ہے اور ان سے تو اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ان کے لئے ترقی کی منازل ہیں جو انہوں نے طے کرنی ہیں اور اوپر سے اوپر چلتے چلے جانا ہے۔ اُن میں اگر جھوٹ آجائے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے نہیں رہتے جن پر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے یا جن سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمانے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس احمدیوں کو اپنی گواہیوں میں بھی اور اپنے معاملات میں بھی جب پیش کرتے ہیں تو سو فیصد سچ سے کام لینا چاہئے۔ مثلاً عائلی معاملات ہیں۔ نکاح کے وقت اس گواہی کے ساتھ رشتہ جوڑنے کا عہد کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم قول سدید سے کام لیں گے۔ سچ سے کام لیں گے۔ ایسا سچ بولیں گے جس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ جس سے کوئی اور مطلب بھی اخذ نہ کیا جاسکتا ہو۔ صاف ستھری بات ہو۔ لیکن شادی کے بعد لڑکی لڑکے سے غلط بیانی کرتی ہے اور لڑکا لڑکی سے غلط بیانی کرتا ہے۔ دونوں کے سسرال والے ایک دوسرے سے غلط بیانی کر رہے ہوتے ہیں اور یوں ان رشتوں میں پھر دراڑیں پڑتی چلی جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ ختم ہو جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2009ء)

سامعین! میاں بیوی کے درمیان بے اعتمادی پیدا ہو جانے کی بہت بڑی وجہ کسی ایک فریق یا دونوں کا جھوٹ کی بدعادت میں مبتلا ہونا ہے۔ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بہت سے جھگڑے خاوند بیوی کے اس لئے ہو رہے ہوتے ہیں کہ بے اعتمادی کا شکار ہوئے ہوتے ہیں۔ عورت کو شکوہ ہوتا ہے کہ مرد سچ نہیں بولتا۔ مرد کو شکوہ ہوتا ہے کہ عورت سچ نہیں بولتی اور اس کو سچ بولنے کی عادت ہی نہیں اور اکثر معاملات میں یہ ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہوتے ہیں کہ میرے سے غلط بیانی سے کام لیا یا مستقل ہر بات میں غلط بیانی کرتے ہیں یا کرتی ہیں۔ پھر سچ پر قائم نہ رہنے کی وجہ سے بچوں پر بھی اثر پڑتا ہے اور بچے بھی جھوٹ بولنے کی عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔“

مزید فرمایا:

”پھر یہ بھی نصیحت ہے کہ اگر تم اس طرح سچ پر قائم رہو گے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری ان کوششوں کے نتیجہ میں تمہاری اصلاح کرتا رہے گا۔ تمہیں نیکیوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے گا۔ تمہارے گناہوں سے، تمہاری غلطیوں سے، صَرفِ نظر کرتے ہوئے تمہارے گھروں کو جنت نظیر بنا دے گا۔ سچ پر قائم رہنے کے بارے میں فرمایا ہے کہ سچ پر قائم رہ کر ہی ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہوتا ہے اور سچ پر قائم رہ کر ہی آپس کے تعلقات کو اچھی طرح ادا کر سکتے ہو اور سچ پر قائم ہو کر ہی اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کر سکتے ہو اور ان کو معاشرے کا ایک مفید وجود بنا سکتے ہو۔“

(الفضل انٹرنیشنل یکم مئی 2015ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)